قیمت سالانہ سے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۶ جولائی ۱۹۱۷ء | نمبر ۲۷

گلدستہ اخبار

یوفا کے مسٹر رالی نیک کو بے تحاشہ موٹر چلانے کے جرم میں جس سے ایک خاکروب کو ضرب آئی یکصد روپیہ عدالت سے جرمانہ ہوا۔

مالنون کی حالت عمدہ ہے اور ہندوستان میں بارش کی بڑی امید کیجاتی ہے۔

لاقاپیور کا زراعتی کالج روز بروز ہر دلعزیز ہوتا چلا جاتا ہے۔

ماہ مئی میں اس میں داخلہ کی ۲۰۰ درخواستیں گزریں۔

آسام سے چھ مزدوری پیشہ فوج پلٹن فرانس میں بھیجی جا چکی ہیں۔

مہاراجہ دانتا نے جنگی قرضہ میں ۵۰ ہزار روپیہ دیا ہے۔

سیلون کے ایک مشن سکول کی لڑکیوں نے اجازت چاہی ہے کہ وہ ایک وقت کا کھانا کھا دیں۔ جو اس طرح سے بچے وہ بلجیم کے سکول کے لئے ہوگا۔

فرانس کے نئے طریقہ جنگ کی وجہ سے اب اس کا نقصان بہ نسبت جرمن نقصان کے بہت کم ہوتا ہے۔

چنانچہ مونٹ کارنیلٹ کی لڑائیوں میں فرانسیسی دس ہزار ۹ مارے اور ۵۰ ہلاک ہوئے مگر جرمنی معرکہ کے ۴۸۱ ہلاک ہوئے۔

روسی محاذ سے ترکی ڈویژن فلسطین میں بھیجے جا رہے ہیں۔ جرمن افسر ایشیائی محاذات کے لئے آ رہے ہیں۔

ان کا ارادہ ہے کہ طرابلس اور ارض روم کو پھر لینے کے لئے جارحانہ حملات شروع کر دیں۔

ایک کروڑ بیس لاکھ فلورینز طلائی ہالینڈ میں آیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ وہ جرمن سے آیا ہے۔

ہالینڈ نے فیصلہ کر لیا کہ اتحادیوں اور جرمنی کے درمیان جب تک جنگ رہیگی وہ بالکل غیر جانبدار رہیگا۔

اخبارات کہتے ہیں کہ ۶۰۰ء۳ جرمنی قیدی براہ فلنڈ فرار ہو گئے ہیں۔

لودیانہ کے لالہ امراؤ سنگھ پنجاب میونسپل کے مطابق بحکم صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب میونسپل کمیٹی کی ممبری سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔

مصر۔ ہندوستان۔ سیلون اور بعید مشرق کی ڈاک اگلے ہفتے سے پھر اپنی اصلی صورت پر آ جائیگی۔

ہفتہ مختتمہ ۲۳ جون میں کل ہندوستان میں پلیگ کی ۱۴۸۰ واردات ہیں اور ۱۱۸۲ اموات وقوع میں آئیں۔

یونان اتحادیوں کے ساتھ مل گیا ہے اور اب ان کے دشمنوں کیساتھ جنگ کر رہا ہے۔

تار برقیات

یونان کا اتحاد اتحادیوں کیساتھ

لندن ۲۹ جون - ایتھنز - اگرچہ ابھی تک جنگ کا اعلان نہیں دیا گیا ہے تو بھی گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ ۲۸ جولائی سے جبکہ اس کو اختیار حاصل ہوا ہے جرمنی کے ساتھ وہ حالت جنگ میں ہے۔ وسطی طاقتوں اور ان کے اتحادیوں کے سفیر بہت جلد جرمنی سے واپس بلائے جائینگے۔

لندن ۳۰ جون - ایتھنز - ایم وینیزیلس نے اس جگہ اپنی تقریر میں کہا کہ گورنمنٹ ۱۹۱۶-۱۷ء کی نا ترتیب یافتہ جماعتوں کو فراہم کرنے والی ہے۔

لندن ۳۰ جون - ایتھنز - یونانی سفیر مقیم برلن - واشنگٹن قسطنطنیہ اور صوفیہ سے بلائے گئے ہیں اور اب یونان جنگی حالت پر ہے۔ توقع کیجاتی ہے کہ جرمنی اعلان جنگ کردیگا۔ وزیروں نے اپنے اپنے محکمجات کا چارج لے لیا ہے۔ اور ناپسندیدہ آدمی اپنے عہدوں پر سے خارج کردیئے گئے ہیں بحری وزیر اعظم نے حکم کردیا ہے کہ چار امیر البحر اور دیگر افسر مستعفی ہوجائینگے۔

لندن ۳۰ جون - ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ اتحادی فوجیں ایتھنز سے روانہ ہوگئی ہیں - اور وینیزیلی جمعیت ان کے بجائے قائم کی گئی ہے۔

لندن یکم جولائی - ایتھنز - ایم - وینیزیلس نے افواج مقیم سیلونیکا کے سرداروں کو بلایا ہے کہ وہ ایتھنز میں آئیں اور مقدونیہ میں فوجیں بھیجنے پر بحث و مباحثہ کریں۔

لندن یکم جولائی - پیرس - ایم گناریس جنرل ڈسمینیا اور ۲۰-۳۰ دیگر خارج شدہ یونانی اجاکیو میں وارد ہوئے ہیں۔

آسٹریا صلح کا خواہشمند ہے

لندن ۳۰ جون - امسٹرڈم - آسٹریا کے شہنشاہ نے ایک خاص جلسہ کے وقت جو ان کی پارلیمنٹ کے لوئر ہاؤس میں فراہم ہوا تھا کہا کہ میں صلح کے لئے بڑی سرگرمی کے ساتھ ان تھک کوشش کررہا ہوں۔

لندن یکم جولائی - امسٹرڈم - جرمن اخبارات میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بوداپسٹ میں شورش پھیلی ہوئی ہے۔ عوام الناس کاونٹ ٹسزا کی کلب پر ایک گھنٹے تک پتھر پھینکتے رہے اور لوہے کے ریزے پھینکے - اور بڑی تندی کے ساتھ مطالبہ کرتے رہے کہ کاونٹ ٹسزا باہر آئے۔ انہوں نے بعد ازاں ٹریم گاڑیاں برباد کردیں مگر آخر کار فوج نے ان کو منتشر کردیا۔

لندن یکم جولائی - رویٹر - پریمیئر ڈاکٹر وان سیڈلر نے جو اپنی پارلیمنٹ میں یہ اعلان دیا ہے کہ صلح اور جنگ کی بابت فیصلہ کا انحصار شہنشاہ پر ہے۔ اس سے غالباً نئی وزارت پیدا ہو جائے گی کیونکہ چیک اور سلاو پر اس اعلان کا برا اثر پڑا ہے اور جرمنی بھی اس ریمارک پر افسوس ظاہر کرتے ہیں۔

معاملات روس

لندن ۲۹ جون - پیٹروگراڈ - ڈیوما کی ایک پرائیویٹ میٹنگ نے فوجی سپاہیوں اور اہل حرفت کے اس مطالبہ سے مطابقت کرنے سے انکار کردیا ہے کہ ڈیوما زائل ہوجائے۔

لندن ۹ جون - پیٹروگراڈ - اہل حرفت اور فوجی سپاہیوں کے ایلچیوں کی ہلسنگفورز کمیٹی نے ۷ بمقابلہ ۱۳ کے ووٹ سے یہ رزولیوشن پاس کردیا ہے کہ کرانسٹڈ کے عمل کی تائید کیجائے اور کہا ہے کہ اس کی تائید میں توسیع دینے کی ضرورت ہے۔ اور پیٹروگراڈ کے اہل حرفت اور فوجی سپاہیوں کے ڈیلیگیٹوں کی کمیٹی کے طرز عمل کی مخالفت کیجائے۔

لندن ۳۰ جون آج لندن میں روسی روبل کا نرخ بہت کم ہوگیا ہے یعنی ۱۰ پونڈ کے ۲۱۲ جبکہ معمولی طور پر ۱۰ پونڈ کے مساوی تھے ۹۴½ روبلس کے۔

لندن یکم جولائی ماسکو مسٹر ہنڈرسن نے فوجی سپاہیوں اور اہل حرفت کے ایلچیوں کی مقامی کونسل میں درس دیا ہے کہ برٹش لیبر آرگنیزیشن کی توضیح کردی ہے۔

لندن یکم جولائی - پیٹروگراڈ - ایم گولڈنبرگ - ایم روساتوف اور ایم سمرف جو اہل حرفت اور فوجی سپاہیوں کے ایلچی ہیں ایک مشن پر روانہ ہوگئے ہیں تاکہ سوشیلسٹوں کے ساتھ ملکر پہلے سٹاک ہالم میں اور پھر برطانیہ عظمی اور فرانس اور اٹلی میں وارد ہوں۔

نمرانہ کے راجہ جنگ سنگھ نے جنگ کے متعلق ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔

اس ہفتہ لودیانہ میں خوب بارش ہوئی۔



ایڈیٹوریل نوٹس

بند دروازہ

(یہ مضمون پریم دیوی کے قلم کا لکھا ہوا ہے نہایت مفید اور موثر ہے۔)

ایک بڑا عالیشان مکان تھا جس میں کئی دروازے تھے۔ لیکن ایک خاص دروازہ تھا جس سے سب لوگ آیا جایا کرتے تھے۔ وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ جس کی صورت مجھ کو نہایت پیاری لگی۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ اس بیچارے کی پیشانی پر زخموں کے نشان اور دونوں ہاتھوں میں سوراخ ہیں۔ یہی حال اُس کے پیروں کا بھی ہے۔ صورت نہایت ہی اداس تھی۔ مگر پھر اس میں اُلفت و محبت کے آثار پائے جاتے اور اس کے چہرہ پر روحانی نور چمکتا نظر آتا ہے۔ میں اس شخص کو دیکھ کر بہت حیران ہوئی اور سوچنے لگی کہ دیکھوں یہ شخص کون ہے اور کیا کرتا ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ اُس شخص نے آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا اور چوکنا ہو کر کھڑا ہو گیا کہ شاید اندر سے کچھ جواب آئے۔ مگر جواب نہ آیا۔ یہ نیک سیرت اور قبول صورت شخص پھر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ مگر کچھ جواب نہیں لیکن پھر بھی یہ صبر سے انتظار کرتا رہتا ہے۔ آفرین ہے اُس شخص کے صبر پر۔ اسی طرح وہ دن اور رات میں دو کئی مرتبہ کھٹکھٹاتا ہے۔ مگر کچھ جواب نہیں آتا۔ صرف کبھی کبھی اندر سے کوئی آواز آجاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی دروازہ کھولنے لگا مگر پھر دیکھا تو کسی نے نہ کھولا۔

میں یہ حال دیکھ کر سمجھی کہ شاید گھر کا مالک سوتا ہوگا۔ یا کچھ اور کام کرتا ہوگا۔ یا بہرہ ہوگا۔ میں یہ خیال کر رہی تھی کہ دفعتہً ایک شخص ہنستا ہوا آیا اور اُس کو بغیر کھٹکھٹائے اندر داخل کر لیا گیا پھر اُس کے بعد اور طرح طرح کے لوگ آئے کسی کے ہاتھ میں دنیاوی خوشیاں تھیں۔ کسی کے ہاتھ میں چاپلوسی۔ کسی کے پاس دنیاوی علوم اور کسی کے ہاتھ میں سوچ و فکر میں ڈال دینے والی چیزیں تھیں۔ غرضیکہ بہت سے ایسے لوگ آئے جن کے ہاتھوں میں اسی قسم کے اور تحفے تھے اور بلا پس و پیش وہ اندر قبول کر لئے گئے۔ مگر اس نورانی شخص کو جو دروازہ پر کھڑا صبر کے ساتھ آہستہ آہستہ کھٹکھٹاتا تھا۔ اور جس کے زخمی ہاتھوں میں بہت سی روحانی اور لازوال نعمتیں تھیں اندر داخل ہونے کی اجازت نہ ملی۔ مگر پھر بھی وہ کبھی کبھی بڑی حلیم اور شیریں آواز سے کہتا رہتا تھا کہ دیکھ میں دروازے پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سنکر دروازہ کھولیگا تو میں اس کے پاس اندر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ۔ (مکاشفہ ۳: ۲۰) اور پھر صبر سے انتظار کرتا ہے کہ اس مرتبہ میں نے اندر کچھ آوازیں ہوتی ہوئی سنیں۔ وہ یہ تھیں کہ گھر کے مالک نے کہا کہ اس مہربان شخص کو صرف میں اندر آنے دونگا۔ لیکن اُس کے ایک دوست نے جس کے ہاتھ میں دنیاوی علم تھا گھر کے مالک سے کہا۔ دیکھو ہم کب سے تیرے دوست رہے ہیں۔ اگر تو اس کو اندر بلائیگا تو وہ تجھ کو روحانی علم دیگا۔ اور تب میری کچھ قدر نہ ہوگی۔ میری تو اس سے شروع ہی سے دشمنی ہے۔ مہربانی سے اس کو باہر ہی رہنے دو۔ ایک اور شخص جس کا نام مخربیا تھا بول اُٹھا۔ اُس شخص کو تو ہنسی مخول بالکل پسند نہیں آتے۔ اگر تم اس کو اندر داخل کروگے تو وہ سنجیدہ باتیں کریگا اور مجھے یہاں سے خواہ مخواہ نکل جانا پڑیگا بہتر ہے کہ تو اس شخص کو باہر ہی رہنے دے۔ غرض گھر کا مالک اُن کی بات مان گیا۔ بہت دیر تک صبر سے انتظار کرنے کے بعد یہی مہربان دوست بڑی نرمی سے پھر کہتا ہے۔ میرے لئے کھول میری پیاری۔ میری جانی۔ میری کبوتر میری پاکیزہ کہ میرا سر اوس سے تر ہے۔ اور میری زلفیں رات کی بوندوں سے بھری ہیں۔ (غزل الغزلات ۵/۲) اس پیاری آواز کو سنکر گھر کے مالک سے رہا نہ گیا۔ وہ دروازہ کھولنے کو اُٹھا ہی تھا کہ ایک اور دوست جس کا نام دنیاوی عزت تھا۔ بول اُٹھا کہ تجھ کو معلوم کہ آجکل تمہاری عزت کتنی بڑھ گئی ہے۔ جب یہ شخص اندر آجائیگا۔ تو تم کو نوکروں کا بھی نوکر بننا پڑیگا۔ پھر بھلا تمہاری عزت کون کریگا۔ بہتر ہے اس سے کہدو کہ میں تو اپنا سایہ اُتار چکی ہوں میں اسے کیونکر پہنوں؟ میں تو اپنے پاؤں دھو چکی ہوں میں اُنہیں کیونکر میلا کروں؟ (غزل الغزلات ۵/۳) دنیا کی بے حرمتی سے ڈرنا اور یہ بات کو بھولنا کہ جب تک خداوند یسوع مسیح ہمارے پیر نہ دھوئے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا ناممکن ہے) اس جواب سے اس مہربان شخص کے آنسو بہنے لگ پڑے اور خون کی

بڑی بڑی بوندیں پسینے کی طرح بہنے لگیں اور پھر محبت سے کہنے لگا۔ دیکھو میں نے تیری خاطر اپنا جلالی مکان چھوڑا۔ صرف تیری محبت کی خاطر دنیا کی ایک ایک دکھ صبر سے سہا۔ کوڑوں کی مار کھائی۔ لوگوں نے میری ہنسی مخول اڑایا۔ میرے منہ پر تھوکا۔ کانٹوں کا تاج میرے سر پر رکھا اور لکڑی سے اُس پر مارا۔ ذرا میرے سر پر نظر کر ابھی تک زخموں کے نشان ہیں۔ جب تو میری ذرا بھی پروا نہ کریگا۔ تو میرے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔ پھر تیری خاطر مجھ کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا۔ ذرا تو میری طرف نظر کر۔ میرے ہاتھوں کو دیکھ۔ غور کر اُن میں کتنے انعام تیرے واسطے لے کھڑا ہوں۔ میں نے اپنی جان تک بھی دریغ نہ کی۔ صلیبی موت کی بے عزتی اور دکھ تیری خاطر سہے۔ بھلا حقیقی عاشق اپنی جان نثار کر دینے سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہے۔ بھلا کوئی بتا کہ میں نے کون سا کام تیرے لئے نہیں کیا جو میں کر سکتا تھا۔ دیکھ میں نے بڑے ابدی عشق سے تجھ کو پیار کیا" (یرمیاہ ۳۱: ۳)

جب یہ دردانگیز باتیں اس گھر کے مالک نے سنیں تو اُس نے ایکدم اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ اس کے سارے دوست اس کو منع ہی کرتے رہے مگر اُس نے کسی کی نہ مانی۔ وہ یہیں سوچا کہ میں اس شخص کی صورت تو دیکھ لوں کہ یہ کون ہے۔ (افسوس مسیح کی صورت بہتوں نے نہیں دیکھی) جوں ہی اس شخص نے اس جلالی صورت پر نظر کی تو وہ جھٹ اس کے قدموں پر گر گیا۔ (جیسے پولوس دمشق کی راہ میں اس کو دیکھ کر گر گیا تھا) اور دیر تک اس کے زخمی پاؤں کو بوسے دیتا رہا (جیسے مریم نے کیا تھا) اور رو رو کر اپنے آنسوؤں سے اُس کے پیر دھوئے۔ اور پھر کہنے لگا۔ پیارے خداوند میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوں اب اس لائق نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں" (لوقا ۱۵: ۲۱) جیسے کہ مسرف بیٹے نے کہا تھا۔ لیکن یہ نورانی شخص اپنے دونوں ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر کہتا ہے۔ دیکھ میں برکتوں کا تاج تیرے سر پر رکھتا ہوں۔

پھر یہ گھر کا مالک اس مہربان شخص کو اندر لے گیا۔ اس کی نورانی شکل دیکھتے ہی ایک ایک دنیا کا شخص دُم دبا کر باہر چلے گئے۔ پھر اُس روحانی شخص نے اپنے ہی خون سے اُس گھر کو صاف کیا۔ اس گھر میں ایک تخت رکھا گیا اور اس پر یہ نورانی شخص بیٹھ گیا۔ اس کی شکل بادشاہ کی سی شکل نظر آنے لگی۔ اُس کے ہاتھ میں لوہے کا عصا تھا جس کے ڈر کے مارے پرانے دوستوں میں سے کوئی اس گھر کے اندر نہ آ سکتا تھا۔ اُس مالک مکان کا حال بھی بدل گیا۔ یہ ہر وقت اُس بادشاہ کے قدموں پر بیٹھا رہتا۔ اور شوق سے اس انتظار میں رہتا تھا کہ کب بادشاہ کوئی حکم فرمائے اور میں اسکو فوراً بجا لاؤں۔ اور ہر وقت یہی دعا کرتا تھا۔

"تیرا نام پاک مانا جائے۔ اور جس طرح آسمان پر فرشتے تیری مرضی بجا لاتے ہیں۔ میں بھی زمین پر تیری مرضی بجا لاؤں"۔ تب اس مکان کی شکل بہشت کی سی معلوم دینے لگ پڑی۔ کیونکہ بہشت اُسی جگہ کا نام ہے۔ جہاں آسمانی باپ کی مرضی پوری ہوتی ہے۔ اگر اس دنیا میں سب آدمی آسمانی باپ کی مرضی بجا لاتے تو ضرور یہ دنیا کب کی بہشت بن گئی ہوتی۔ آخر میں میری عرض یہ ہے کہ آپ یہ دعا کیا کریں:

دعا۔ اے پیارے خداوند یسوع مسیح! اپنی شکل ہمیں دکھا۔ مہربان ہو کر ہمارے دلوں پر آ۔ جب تو دل پر ہوگا تو ہر ایک برائی کی جڑ آپ سے آپ نکل جائے گی۔ تجھے دیکھے بغیر ہمارا جینا محال ہے۔ تیری محبت کا مزہ چکھے بغیر زندگی بے لطف ہے۔ تو ہی ہمارا سب کچھ ہے۔ آمین

مسیحی زندگی کے دو پہلو یہ ایک بدیہی امر ہے کہ مسیحی زندگی کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو لینا ہے۔ دوسرا دینا۔ ایک تو خود بچنا اور دوسرا اوروں کو بچانے کی تلاش کرنا۔ جو اچھی نعمتیں ہم حاصل کر سکتے ہیں وہ ہم نے لینا ہے۔ اور پھر جو بھلائی ہم کر سکتے ہیں وہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ پہلے تو خود ہمیں مسیح پاس آنا ہے تاکہ ہم اُس کے نجات یافتہ فرزند بن جائیں اور پھر لازم ہے کہ جن شخصوں پر ہم اپنا اثر ڈال اور انہیں بچا سکتے ہیں تو انہیں مسیح پاس لائیں۔ یہ دونوں پہلو مسیحی زندگی کے لازمی ہیں۔ اور ان دونوں پہلوؤں کے بغیر مسیحی زندگی نہ تو ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی ہے۔ اگر کوئی شخص مسیحی زندگی کا صرف ایک ہی پہلو بناتا ہے۔ وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ کیونکہ خدا نے مسیحی زندگی کے یہ پہلو قائم اور باہم متحد کئے ہیں۔ پس جس کو خدا نے جوڑا ہے اُسے کوئی نہ توڑے۔ یہی خدمت کی زندگی ہے۔ یعقوب رسول نے فرمانبرداری اور خدمت کی زندگی کی بابت بہت کچھ لکھا ہے۔ وہ اس زندگی کو کام کرنے والی زندگی یا ایمان کے پھلوں والی زندگی کہتا ہے۔ کام ایمان کے پھل ہیں۔ اگر کسی کے پاس نجات بخش ایمان ہے تو وہ ضرور اپنے کاموں سے ظاہر ہوگا

یعقوب رسول کے قاعدے کے مطابق کسی ایسے شخص کا اپنے آپ کو مسیحی کہنے کا حق نہیں ہے۔ جس کی زندگی اُس کے اقرار کے مطابق نہ ہو۔ جس کے دل میں مسیح کی محبت قایم ہے اُس کو عشق مجازی اور اُس کے لوازمات سے نہ صرف کچھ واسطہ ہی نہیں بلکہ اُس سے اس کو نفرت ہے۔ وہ اس کے لوازمات سے گریز کرتا ہے۔ جو عشق مجازی کے لوازمات کا دلدادہ ہے وہ عشق مجازی کا دلدادہ ہے۔ اور جو عشق مجازی کا مظہر ہے اس میں عشق حقیقی یعنی مسیح کی محبت نہیں۔ اور جس میں مسیح کی محبت نہیں اُس میں مسیحی ایمان اور امید بھی نہیں۔ اور نہ ہی اُس ایمان اور محبت کے پھل پیدا ہونگے۔ یہ ایک کلیہ قاعدہ ہے کہ درخت اپنے پھلوں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔

ہمارے وعظوں میں نقائص۔

مدراس کے انگریزی اخبار کرسچن پیٹریٹ میں پادری ڈاکٹر لازرس صاحب نے بعنوان پریچنگ ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ ہمارے ہندوستانی گرجوں میں واعظین کے وعظوں میں کون کون سی کسریں پائی جاتی ہیں۔ ان کسروں کا مختصر سا خاکہ یہاں درج کیا جاتا ہے

(۱) نقص لباس کا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ شخصی طور پر تو میں لباس کی کچھ خاص پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ آدمی کی قدر پوشاک یا جبہ سے نہیں ہوتی۔ مگر اس امر میں مشرقی مذاق رکھنے کے سبب سے میں سمجھتا ہوں کہ مناد کی وردی جو وہ بوقت وعظ زیب تن رکھے زیادہ کارآمد ہوگی (ب) ہندوستانی گرجوں میں منادی کے کیا نقائص ہیں؟ (۱) متن کے مطابق نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے بالکل علیحدہ اور دور جا پڑتے ہیں (۲) متن غیر مشرح چھوڑ دیا جاتا ہے اور اگرچہ وعظ بڑے طول طویل اور تھکا دینے والے ہوتے ہیں تو بھی اُس کا مطلب لوگوں کے ذہن تک پہنچایا نہیں جاتا۔ (۳) خیالات کی صفائی نہیں ہوتی اس لئے کہ واعظ کی زبان صاف نہیں۔ بڑے بڑے الفاظ اور غیر مانوس فقرات میں مطلب خبط کر دیا جاتا ہے۔ (۴) بے معنی رنگیں کلامی اور محض لفاظی زیادہ ہوتی ہے (ج) انگریزی سرمنوں کا ترجمہ یا جنبہ نقل کرنا بھی ہندوستانی منادی میں عیب ہے اگرچہ بعض عمدہ اور حسب موقعہ خیالات اُن سے لینا نقص نہیں ہے۔ مگر لکیر کے فقیر بننا بہت بُرا ہے (د) وعظ پوری تیاری اور کوشش سے تیار نہیں کیا جاتا ہے۔ آٹھ اور دو چار منٹ کی غور و فکر کے بعد وعظ کر دیا (ک) ہندوستانی وعظ بہت ہی ذہنی اور قیاسی اور ملک کی مروجہ حالتوں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ (و) قاعدہ ہے کہ متن اکثر نئے عہدنامہ سے اور پھر اُس میں بھی خطوط سے لیا جاتا ہے۔ پرانے عہدنامہ کی طرف بہت کم توجہ کیجاتی ہے۔ (ز) یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی لوگ گناہ اور توبہ کی تعلیمات پر اکثر وعظ کہتے ہیں۔ مگر پاکیزگی اور روح القدس کے کام اور نئی زندگی ایسے اعلے اور ضروری امور سے اغماض کیا جاتا ہے (ح) یہ مرغوب نہیں کہ سوشیل اور پولیٹکل اور مسیحی نقطہ خیال سے وعظ کیا جائے۔ (ط) وقت کی تعیین ضرور ہونا چاہئے۔ عام وعظ ۲۰ یا ۳۰ منٹ سے زیادہ نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ لوگ تھک اور بے قرار ہو جاتے ہیں۔ (ی) سب سے پہلے کانشنس کو اپیل کرنا چاہئے۔ جو ہمارے اور خدا کے درمیان ملانے والی کڑی ہے اور اس کے وسیلہ سے جیسا کہ موقعہ ہو عقل یا تخیل یا مرضی کو اپیل کیا جانا چاہئے۔ مسیح ہماری وعظوں کا مرکز ہونا چاہئے۔ اور وعظ کے جدا جدا مضمون کے حصے متعدد دائرے جو اس مرکز کے گرد کھینچے جائیں۔

جلسہ مسیحیاں کوٹ گڈھ

منشی حشمت اللہ صاحب کوٹ گڈھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ضلع شملہ اور اُس کی متعلقہ ریاستوں میں سے کوئی شخص آج تک فوج میں بھرتی ہو کر میدان جنگ میں نہیں گیا تھا۔ لیکن کمال مسرت کا مقام ہے کہ ایک مسیحی نوجوان بمعراج جو کوٹ گڈھ کے مسیحیوں میں سے ہے برضا و رغبت خود فوج میں بھرتی ہوا ہے۔ اور وہ گویا اس وقت منجانب مسیحیان کوٹ گڈھ بھیجا گیا ہے۔ اس وجہ سے ایک جلسہ کوٹ گڈھ کے مسیحیوں کی طرف سے بتاریخ بست دوم ۱۹۱۷ء بمقام کوٹ گڈھ منعقد ہوا عالیجناب مسٹر سٹوکس صاحب بہادر نے افتتاحی تقریر کی۔ بعد ازاں عالیجاہ مسٹر مچل صاحب بہادر نے ایک پر مطلب اور معنی خیز تقریر کی جو کہ برطانیہ کی سلطنت کے فوائد اور یہاں کے مسیحیوں کے جوش وفاداری پر مبنی تھی۔

اس سے پیشتر یہاں کے مسیحیوں نے سب سے پہلے گورنمنٹ کو جنگ کے لئے

مالی امداد دی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوٹ گڈھ کے تمام مسیحیوں کو گورنمنٹ سے کس قدر دلی ہمدردی ہے۔ اور ان میں کس قدر وفاداری کا جوش پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد جناب مسٹر فاب صاحب ہیڈ ماسٹر مشن پرائمری سکول کوٹ گڈھ نے مختصر مگر دلچسپ تقریر کی اور پھر جناب ڈاکٹر بنسی لعل صاحب نے دعا کی۔ من بعد خیرنی اور چاء سے حاضرین جلسہ کی خاطر تواضع کی گئی۔ اور پھر مہاراج کو مبارکبادی دی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

لوری

(یہ لوری نہایت منظور مسز سردار خانصاحب جو بوجہ عدم گنجائش ہفتہ گذشتہ میں درج نہ ہو سکی تھی اب درج کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر)

او میرے پیارے سوجا سوجا۔
ناز کے پالے سوجا سوجا
ہمت والے سوجا سوجا
چیزی کھانے سوجا سوجا۔
بھولے بھالے سوجا سوجا
لڈو پیڑا برفی دوں گی
کھیل کھلونے اکثر دوں گی
ہاتھی گھوڑے سب دوں گی
چلتی پھرتی موٹر دوں گی
بھولے بھالے سوجا سوجا
صورت تیری بھولی بھالی۔
قدرت نے سانچے میں ڈھالی
رخ پر زلفیں گھونگر والی۔
نانا نوکھے بات نرالی۔

بھولے بھالے سوجا سوجا
بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس کریگا۔
ایل ایل ڈی کی آس کرے گا۔
جج بن کر اجلاس کریگا۔
ظلم و ستم کا ناس کریگا۔
بھولے بھالے سوجا سوجا۔
جب تو جنٹلمین بنے گا۔
میرے دل کا چین بنیگا۔
سب کا نور العین بنیگا۔
علم و فن کا چین بنے گا۔
بھولے بھالے سوجا سوجا۔
ہمت میں خیبر اگمن ہونا۔
فضل جان نکلسن ہونا
سورج بن کر روشن ہونا۔
سر اضحاق نیوٹن ہونا
بھولے بھالے سوجا سوجا۔
قوم کا بیڑا پار لگائے
بڑا لارڈ کچنر بنجائے۔
ہموطنوں کے کام میں آئے
ملک کی خاطر جان کھپائے
بھولے بھالے سوجا سوجا
دور دور ہو شہرت تیری
گورنمنٹ میں ہو عزت تیری
نیکی کی ہو عادت تیری
بڑھے رات دن دولت تیری
بھولے بھالے سوجا سوجا۔
یہ حسرت ہے ایسا دیکھوں
سر پہ تیرے سہرا دیکھوں
دولہا دولہن کا جوڑا دیکھوں
گود میں ننھا بچہ دیکھوں

بھولے بھالے سوجا سوجا
گلشن میں شمشاد رہے تو
عالم میں آباد رہے تو
شاد رہے آباد رہے تو
ہر دم سوتے یاد کرے تو
بھولے بھالے سوجا سوجا۔

تمام شد۔

بانس بھگت سیمر کے آدی پرچارک کون تھے؟ یہ کتاب ہندی میں منشی گمن بہاری لعل نے بنائی ہے۔ اور بار ۱۸ حقمل کے اہتمام سے آریہ بھاسکر پریس آگرہ میں چھپی ہے۔ اس میں اگیان تمر بھاسکر جیمیم گھولان ترنگیکا وغیرہ وغیرہ جینیوں کی ہم کتابوں کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ اور انہیں کے لفظ سے ان کو جواب دیا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جین مت کی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ گذشتہ صدی کے آغاز تک گمان جینی رکھتے تھے انہیں کی کتابوں سے یہ اثبات کیا گیا ہے۔ قیمت ار نذر کردہ بالا پریس سے مل سکتی ہے۔

رسالہ زندگی لکھنؤ۔ ناظرین یہ پڑھکر بہت خوش ہونگے کہ رسالہ زندگی کے اجرا کی سرکاری طور پر اجازت مل گئی ہے۔ اب کام شروع کر دیا ہے اور پہلا نمبر زیر طبع ہے جو جولائی کے آخر تک شائع ہو جائیگا۔ اگر آپ نے اب تک درخواست خریداری نہیں بھیجی ہے تو فوراً ارسال فرمائیے عہ سالانہ کوئی بڑی بات نہیں۔ نمونہ کے لئے ۲ کے ٹکٹ بھیجئے۔ خط و کتابت مسٹر بی۔ ایل شاکر منیجر دار پریس لکھنؤ (اودھ) سے کرو۔



کیلاش اور تبت

گذشتہ سے پیوستہ

۳۔ فی الحال میں کیلاش کے راستہ کے حالات لکھ رہا ہوں۔ بعد ازاں تبت اور مہرشی جی کی کیفیت عرض کرونگا۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ مجھے سخت بخار آیا ایسا کہ چلنا دشوار ہوگیا۔ کوئی جگہ رہنے کے لئے نہ ملی ہوا ایسی سرد چل رہی تھی کہ خون جمنے لگا۔ کوئی ساتھی اور مددگار نہ تھا سات میل کی سخت چڑھائی بھوک و پیاس کی حالت میں چڑھنی پڑی کوئی دوائی وغیرہ پاس نہ تھی۔ آخر دعا کر کے اونچے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا۔ اور پر چڑھتے وقت پسینہ اس قدر بہنے لگا کہ تمام کپڑے بھیگ گئے منزل مقصود پر پہونچ کر بالکل چنگا ہوگیا۔ گویا بخار پسینہ کے ساتھ ہی نکل گیا بلکہ ایسا کافور ہوا کہ پھر کبھی واپس نہیں آیا۔ اور اگر میں چارپائی پر پڑا رہتا تو دوائی کرتے ہوئے بھی نامعلوم کب تک وہاں رہتا۔ بس یہی حالت ہمارے روحانی سفر کی ہے بعض دفعہ چاروں طرف سے مصیبت آ پڑتی ہے۔ اور اندر سے روحانی بخارات گناہ آلودہ طبیعت سے پیدا ہو کر تکلیف دیتے ہیں اور جو نکمے ہو کر لیٹ رہتے ہیں اُن کا کام تمام ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت میں چاہیئے کہ ہم بذریعہ دعا خدا سے فضل حاصل کر کے عالم بالا کی طرف چڑھتے اور بڑھتے چلے جائیں۔ اور یوں محنت و مشقت کرتے ہوئے گناہ کا فضلہ اور بخار پسینہ کی طرح خود بخود خارج ہو جائے گا اور ہم پاک و صاف ہو کر بسلامت منزل مقصود پر جا پہونچیں گے۔ معزز ناظرین کیا آپ جانفشانی کے ساتھ خداوند کی خدمت کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں یا کہ اب تک پڑے لیٹ رہے ہیں؟

۴۔ ایک روز سفر کرتا ہوا ایک گاؤں بنام گنجی میں پہونچا۔ اس روز یہاں ایک بڑا بھاری میلہ تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بھینسے کو لوگوں نے چھرے سے زخمی کر کے ان زخموں میں جن سے لہو کی دھاریں بہتی تھیں مرچیں پیس کر بھر دیں۔ بیچارا بھینسا زبان نکالے ہانپتا ہوا پاگل کی طرح بھاگتا پھرتا تھا۔ مگر یہ بے رحم جنگلی دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو رہا ہے۔ جب وہ تھک کر گر پڑا تو لاٹھیوں سے اُس کا کام تمام کر ڈالا۔ اور خون دیوتا کے سامنے چڑھایا گیا۔ اس وقت ہمارے منجی مسیح مصلوب کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ گیا۔ کہ ہماری خلاصی بھیڑ بکریوں کے خون سے نہیں مگر خدا کے برہ سے ہے جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے۔ ہاں اُس کا پاک خون ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوا۔ اُسی کے مار کھانے سے ہم نے شفا پائی (۱ پطرس ۲: ۲۴)۔ اس میلے میں خوشخبری سنانے کے لئے بہت عمدہ موقعہ ملا۔ خدا کرے کہ یہ پہاڑی لوگ بھی مسیح مصلوب کے کفارہ سے بہرہ ور ہوں اور ایمان لا کر ہمیشہ کی زندگی پائیں۔ عزیزو اگر آپ یہاں آکر انجیل نہیں سنا سکتے تو کیا آپ ان پہاڑیوں کے لئے دعا بھی نہ کرینگے؟

۵۔ گنجی سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر ڈگولا میں لنڈن مشن کی طرف سے مس ٹرنر صاحبہ اور مسٹر یونس سنگھ صاحب مصنف ہند مسیح کے لئے خدمت کر رہے ہیں۔ آپ واقعی غیرت مند مسیحی ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ مسیحی لڑکوں کے لئے ایک مدرسہ بطور گورو کل کے کھولیں جس میں اُن کو خاص طور سے دینی خدمت کے لئے تیار کیا جاوے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی تجویز ہے۔ خدا کامیابی بخشے۔ یہاں سے قریباً ۳۵ میل کے فاصلہ پر بینی ناگ میں ایک اور چھوٹی کلیسیا ہے۔ یہ مسٹر گرنڈسی کی جانفشانی اور خدمت کا نتیجہ ہے۔ یہاں پر چھوٹے بڑے قریباً ۴۰ مسیحی ہیں۔ اور سب سیلف سپورٹ ہیں اور بینی ناگ سے ۵ میل آگے ریاست اسکوٹ ہے یہاں کے جنگلی باشندوں کی عجیب کیفیت ہے سنئے۔

بن مانس یا جنگلی آدمی

جب میں نے پہلی مرتبہ یہ سنا کہ پہاڑوں میں اور تبت کی طرف جنگلی بکریاں گدھے اور گھوڑے وغیرہ اکثر پائے جاتے ہیں۔ تو بہت حیران ہوا۔ لیکن اب کی دفعہ جب علاقہ اسکوٹ کی طرف گیا تو معلوم ہوا کہ بن مانس ہی جنگلی نہیں بلکہ انسان بھی جنگلی ہیں یہ جنگل اسکوٹ میں الموڑہ سے قریباً ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے جہاں میں منادی کرتا ہوا اُن لوگوں کی طرف جا نکلا۔ پہلے تو وہ لوگ ملے جو نصف جنگلی ہیں یہ صرف ایک لنگوٹی پہنتے ہیں اور لکڑی کے برتن بنا کر بیچتے ہیں۔ بعض تو ان میں سے سدھر بھی گئے ہیں۔ اور کپڑے وغیرہ پہنتے ہیں لیکن ذرا آگے گھنے جنگل میں چلکر دیکھیں تو عجیب ہی کیفیت ہے۔ میں اکیلا چلا جا رہا تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد اور ایک عورت اور اُن کے چار بچے ایک غار سے نکلکر اس تیزی سے دوڑے کہ گھوڑے کو بھی مات کر دیا۔ ان کے رنگ سیاہ اور بال لمبے تھے۔ چھوٹے بڑے سب بالکل ننگے رہتے ہیں۔ اور آدمی کے قریب آنے سے ڈرتے ہیں۔ گاؤں سے میلوں دور رہتے ہیں۔ میں اُن کو دیکھکر پیچھے لوٹا اور

ایک نصف جنگلی کو ساتھ لے کر جس نے مترجم کا کام دیا پھر اس جنگل کی طرف گیا۔ وہ مجھے ایک غار میں لے گیا۔ جہاں چند ایک جنگلی مرد و عورت اور بچے بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر وہ بھاگنے کو تھے تب میرے نصف جنگلی ساتھی بنام گورا نے اُن کو اشارہ کیا کہ مت ڈرو۔ یہ پکڑنے والا نہیں ہے۔ نزدیک پہونچکر دیکھا کہ وہ غار میں گھاس بچھائے بیٹھے ہیں۔ گھاس ہی اُن کا اوڑھنا بچھونا ہے جنگلی پھل پتی اور درختوں کی جڑیں کھا کر گذارہ کرتے ہیں۔ اُن کے تمام بدن پر بال ہیں۔ دانت لمبے اور چپٹے ہیں۔ یہ جنگلی جانوروں سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا کہ آدمیوں سے۔ جانوروں کو اپنے پڑوسی کہتے ہیں۔ جسکا داؤ لگ جائے وہی ایک دوسرے کو مار کر کھا جاتا ہے۔ یعنے کبھی تو جنگلی جانور شیر چیتا وغیرہ ان جنگلی آدمیوں کو کھا جاتے ہیں۔ اور کبھی یہ لوگ جنگلی جانوروں کو کھا جاتے ہیں۔ حساب ہمیشہ برابر ہی رہتا ہے۔

کمشنر ہیرسے صاحب نے ان کو سدھانے کی بڑی کوشش کی تھی۔ چند سال گذرے ان میں دو آدمی پکڑ کر آبادی میں لائے گئے تھے۔ ان کو دو سے زیادہ گنتا نہیں آتا۔ یہ لوگ بلا کسی ریت و رسم کے اپنے ہی گھرانے میں بیٹی و بہن سے شادی کر لیتے ہیں۔ بالکل جانوروں کا سا حال ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو بجائے غسل دینے کے ماں بچے کو چاٹتی ہے۔ جب اُنہوں نے مجھے کپڑے پہنے دیکھا تو ایک نے ہنسکر گورا سے کہا کہ یہ عجیب آدمی ہے جس نے اپنے بدن کو کپڑے سے باندھ رکھا ہے۔ کیا اس کو تکلیف نہیں ہوتی۔

جب میں نے اُن کو کچھ ستو دیئے تو لینے سے انکار کیا۔ شاید اس کو کھانے سے مر جائینگے لیکن جب میں نے کھانا شروع کیا۔ تب وہ بھی کھانے لگے۔ اور بڑی تعریف کی کہ "ہم نے ایسی اچھی چیز کبھی نہیں کھائی"۔ تب اُنہوں نے ستو کے عوض میں مجھے بطور تحفہ کے ایک جڑ کھانے کے لئے دی۔ مگر وہ سخت تھی کہ میں اُسے چبا نہ سکا تو جس نے یہ جڑ دی تھی رو پڑا کہ "ہماری چیز کو کیوں نہیں کھایا!" بالکل بچے کی سی طبیعت کے لوگ ہیں۔ تب میں نے اُس کی خاطر تھوڑی سی جڑ لیکر چبائی اور وہ خوش ہو گئے۔

یہ لوگ علاقہ اسکوٹ کے پہاڑوں ضلع کماؤں میں رہتے ہیں۔ ان کو راوت یا راجس کہتے ہیں۔ ایک عجیب بات یہ ہے کہ اُن کو اپنے آپ کا بھی شعور نہیں۔ تو بھی خدا کا خیال عجیب طور سے اُن میں پایا جاتا ہے۔ اگرچہ سچے زندہ خدا کو نہیں جانتے۔ مگر کسی خوبصورت پتھر کو اونچی جگہ پر نصب کر کے خدا سمجھ کر ہمیشہ پرستش کرتے ہیں۔ دہریہ خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔ خواہ کچھ ہی کہیں۔ لیکن خدا کی ہستی کا ثبوت عالم ہو یا جاہل ہر ایک میں عجیب طور سے ملتا ہے۔ اگر نہیں تو ان جنگلیوں کو کہاں سے خیال آیا۔ یا کس نے بتایا کہ کوئی خدا ہے جس کی تمہیں پرستش کرنی لازم ہے۔ خدا کرے کہ ہر ایک خدا کو پہچان کر سچائی و راستی سے اُس کی پرستش کریں اور معزز ناظرین ان جنگلیوں کے لئے بھی دعا کیجئے کہ مبشران کے بیچ میں بھیجے جاویں۔ تاکہ جلد اس جنگل میں منگل ہو جائے۔ آمین

۶۔ میں چاہتا تھا کہ چند روز ان جنگلیوں میں خدمت کرتا۔ مگر وہ تو میرے قریب ہی آنے سے ڈرتے ہیں۔ اور جن سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے تو ڈر کے مارے اس غار کو ہی چھوڑ دیا کسی دوسری غار میں چلے گئے۔ تو میں بھی وہاں سے روانہ ہو کر گوری میں آیا جو نیپال کی سرحد پر ہے۔ اور اس طرف منادی کرتا ہوا تبت کی طرف جا نکلا۔ اب میں پہلے کچھ بیان تبت کا لکھونگا بعد ازاں کیلاش اور مہرشی جی کا بیان ہدیہ ناظرین کروں گا۔

تبت قریباً ۳۰۰ میل سلسلہ کوہ ہمالیہ کے اوپر ایک بڑا لمبا چوڑا میدان ہے۔ جس کے تین بڑے حصے ہیں۔ پہلا لداخ سے "مریا ملا" تک ہے جسکو "نارسی کھورسم" کہتے ہیں۔ دوسرا مریا ملا سے گیالانگ "جو تو جنگ" کہلاتا ہے۔ تیسرا گیا سے دارچند تک جو ۹۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اُسے "کھام لا" کہتے ہیں۔ اس کے باشندے بودھ مذہب کے پیرو ہیں۔ اور بہت ٹھنڈا ملک ہے۔ میدان سمندر سے ۱۰۰۰۰ فٹ اونچا ہے۔ تبت کا دار الخلافہ لاسا ہے۔ جو دارجیلنگ سے ۳۹۰ میل ہے۔ اور تکلاکوٹ سے قریباً ۸۰۰ سو میل ہے۔ مغربی تبت سے ۲۲ دن میں ڈاک وہاں پہونچتی ہے۔ اس انتظام کے متعلق ۲۲ حاکم مقرر ہیں۔ جن کو ترجم کہتے ہیں۔ دوسرے حاکم "گرپن" ہیں۔ جو ملکی انتظام کرتے ہیں۔ اور لاسا میں ایک راجہ رہتا ہے جو دلائی لاما کے نیچے بجائے وزیر کے ہے۔ پورا اختیار دلائی لاما کا ہے جس کو لوگ بدھ بلکہ خدا ہی سمجھتے ہیں۔ اس کی عزت یہاں تک ہوتی ہے کہ لوگ اس کے بال۔ ناخن اور فضلہ کو بھی پاک سمجھ کر کام میں لاتے ہیں۔ دلائی لاما کو "کیا لکم انگبو چے" کہتے ہیں۔ اور راجہ کو جو اس کے ماتحت ہے "گیالبو" کہتے ہیں۔ یہ بھی لاماؤں میں سے مقرر کیا جاتا ہے۔

دلائی لاما اور لاسا بودھ لوگوں کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ روم اور پوپ رومن کیتھولک



کے لئے ہے۔ بدھ مذہب تبت میں راجہ شرنگ تسنگ سگمپو کے ذریعہ سے ساتویں صدی میں داخل ہوا۔ اس کی دو رانیاں تھیں۔ ایک چینی دوسری نیپالی۔ اُنہوں نے بدھ مذہب کو ہر طرح سے پھیلانے کی کوشش کی۔ اور سب سے پہلا دلائی لاما ”لزنگ“ تھا۔ تبت کے راجہ نے پدما سمبھوا کو ہندوستان سے بلوایا تھا جس نے لاما ازم کی بنیاد ڈالی ۱۵ ویں صدی میں اس وقت سے تبتی سال کے پہلے مہینے میں جو فروری کے قریب ہوتا ہے۔ سب لاما اور اُن کے دو تالا لاسا میں اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ سال بھر کی سلامتی و بہتری کے لئے دعا کریں۔ اس وقت ان لوگوں کو کل خرچ سرکار کی طرف سے ملتا ہے۔ اور اس عرصہ کے لئے لاسا کا سارا اختیار بجائے راجہ کے ”گودنگ“ مٹ کے لاما کا ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ لاسا جس کے معنے خدا کا گھر ہے فی الحقیقت خدا کا گھر بن جاوے۔

۷۔ گوتم بدھ و مسیح کی بابت پیشینگوئی

جب میں کیلاش کے نیچے دارچن میں پہونچا تو ایک لاما (بدھ مذہب کا دینی استاد) سے ملاقات ہوئی جو تاشی لہپو سے آیا تھا۔ یہ لاما ”نبارفنگچے“ اپنے مذہب کا مشہور عالم ہے۔ اور یہ میرے ساتھ مہرشی کی ملاقات کے لئے بھی گیا تھا۔ اس کا ذکر بعد ازاں کیا جائے گا۔ اس لاما نے کہا کہ جب میں لاسا میں لاما ہونے کے لئے تعلیم پا رہا تھا۔ وہاں ایک بڑے کتب خانہ یا مندر میں ایک بہت پرانی کتاب دیکھی تھی جس میں ایک اوتار کی بابت مہاتما بدھ نے پیشینگوئی کی تھی۔ اور وہ یوں ہے **میری موت کے ۵۰۰ برس بعد ایک نبی برپا ہوگا جس کی تعلیم کی بنیاد نہ ایک۔ دو۔ تین۔ چار یا پانچ اور نہ ہی دس ہزار بدھوں پر بلکہ تمام بدھوں کے سرچشمہ پر ہوگی۔ جب وہ آوے اُس پر ایمان لانا اور تم بے شمار برکتیں پاؤ گے۔** لاما نے کہا کہ میں نے جب سے اُس کو پڑھا اسی وقت سے اس اوتار کی تلاش میں ہوں۔“ میں نے بتایا کہ یہ پیشینگوئی تو مسیح میں پوری ہوگئی۔ جو کہ بدھ کے ۵۰۰ برس کے بعد برپا ہوئے۔ تب وہ سوچنے لگا اور امید ہے کہ جلد مسیح کا سیوک بنیگا۔ مہربانی سے آپ اس لاما کے لئے دعا کیجئے۔ کیونکہ اُس کے مسیحی ہونے سے بہت سے لوگ مسیح کی طرف آئینگے۔

۸۔ لاسا کی طرف تبت میں سردی کی وجہ سے سال بھر میں صرف ایک ہی فصل ہوتی ہے۔ یعنے گیہوں اپریل میں بوتے ہیں اور ستمبر میں کاٹتے ہیں۔ نارس یا مغربی تبت میں چار پانچ ضلع ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ رودوک۔ بارکھا۔ ٹوابا اور چپرنگ وغیرہ ان میں ایک ایک ”گرپن“ یا حاکم اعلے رہتا ہے۔ جو لاسا کی طرف سے ۳ سال کے لئے مقرر ہوتا ہے ان کو قید کرنے اور ایک آنکھ نکال دینے کا اختیار ہے مغربی تبت کا دارالخلافہ گرٹوگ ہے۔ مگر افسر اعلے اکثر گرگنسا میں رہتے ہیں جو یہاں سے ۳ دن کا رستہ ہے۔ اور بڑا دینی حاکم جو مثل آرچ بشپ کے ہے ودٹونگ میں رہتا ہے۔ اس کا خطاب ”پنچے کھنپو“ اور یہاں ۳۰۰ لاما رہتے ہیں۔ ایک بڑی بھاری خانقاہ میں یہ جگہ پہلے مغربی تبت کے راجاؤں کا دارالخلافہ تھا۔

گیانما میں بڑا بھاری بازار لگتا ہے۔ بڑے بڑے سوداگر تو گربیانگ سے نیچے آنا پسند نہیں کرتے۔ مگر چھوٹے سوداگر ہندوستان کی طرف بھی آتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ بکریوں سے بہت کام لیتے ہیں۔ ان کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔ اور انہیں پر بوجھ لادتے ہیں۔ اور ان کی اون کے کپڑے بناتے ہیں۔

کیلاش کے قریب ایک گپھا ہے جس میں ایک بڑا بھاری پتھر پڑا ہے۔ لاما لوگ کہتے ہیں کہ نیک آدمی کو یہ ہلکا سا معلوم ہوتا ہے۔ اور آسانی سے اُٹھا لیتا ہے۔ لیکن گنہگار اس کو ہلا بھی نہیں سکتے۔ ایک طرح سے تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب لوگ اپنے آپ کو گنہگار مان جاتے ہیں۔ کیونکہ آج تک کوئی بھی اس پتھر کو اُٹھا نہ سکا۔ گویا ایک بھی راستباز نہ نکلا۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ بجائے اس کے کہ لاما لوگ گناہ معلوم کر کے توبہ کریں۔ اور دوسروں کو اس کی طرف مائل کریں زیادہ گناہ کرتے ہیں۔ اس پتھر کو تجارت اور آمدنی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ وہ گنہگاروں سے روپیہ لیکر اُن کو اپنی طرف سے معافی دیتے ہیں۔ اس جگہ بھی مجھے منادی کے لئے عمدہ موقعہ ملا۔ دعا کیجئے کہ خدا ان کو توبہ کی توفیق بخشے۔ تاکہ خداوند پر ایمان لاکر اپنے گناہوں کے بوجھ سے بچ کر آرام پائیں متی ۱۱: ۲۸

۹۔ راستہ میں ایک جگہ لوگوں نے مجھ پر بہت سختی کی۔ اور گاؤں سے باہر نکال دیا۔ شام کا وقت تھا۔ ایک ڈاکو آیا۔ اُس نے میری کتابوں اور کپڑوں کو خوب ٹٹولا کہ شاید روپیہ پیسہ نکلے جب کچھ نہ پایا تو گالی دے کر چلتا بنا۔ میں رات کو ایک پیڑ کے تلے دعا کر کے سو گیا۔ اور جب صبح ہوئی تو وہ ڈاکو پھر اس طرف سے گذرا اور حیران ہو کر بولا کہ ”تم ابھی تک زندہ ہو۔ اس پیڑ تلے تو کوئی آدمی نہیں بچتا۔ کیونکہ اس پر بدروحیں رہتی ہیں۔ اور سخت سردی بھی ہے۔ لیکن تم مرے نہیں۔“

یہ کہکر چلدیا۔ اور گاؤں کے لوگوں کو بتایا کہ وہ تو کوئی نیک لاما ہے جس کو خدا نے بھیجا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کئی ایک شخص آ رہے ہیں اور وہ ڈاکو بھی اُن کے ساتھ تھا۔ وہ آکر بڑی عاجزی سے مجھے واپس لے گئے۔ اور بڑی محبت سے پیش آئے۔ اور اُس سختی کے لئے جو پہلے کر چکے تھے معافی کے خواستگار ہوئے۔ تب بہت سے لوگوں نے جمع ہو کر دو گھنٹہ تک بڑی اچھی طرح سے کلام سنا افسوس ہے کہ ایک مخالف لاما کے سبب سے مجھے جلدی وہاں سے جانا پڑا۔ ورنہ یہاں پر خدمت کے لئے چند روز ٹھہرتا۔ خیر امید ہے کہ خدا کی روح خود اُن میں کام کرے گی۔ اور وہ باطل پرستی کو چھوڑ کر حق پرست بنجائیں گے۔ خدا ایسا ہی کرے آمین۔

۱۰۔ ڈاکوؤں کے ڈر کی وجہ سے اِس طرف کوئی آدمی اکیلا سفر نہیں کرتا ہمیشہ چالیس پچاس آدمی اکٹھے ہو کر چلتے ہیں۔ اور پھر بھی ڈاکوؤں سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اجنبی آدمی کا تبت میں جانا تو بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے اگر کوئی چلا جائے اور بعد ازاں معلوم ہو کہ یہ فلاں گاؤں سے داخل ہو کر آیا ہے تو اُس گاؤں کے نمبردار کو موت کی سزا دیجاتی ہے۔ کہ کیوں اُس نے غیر آدمی کو ملک میں داخل ہونے دیا۔ اس لئے سب لوگ کوشش کرتے ہیں کہ کوئی آدمی داخل نہ ہو۔ اور جو داخل ہو جاوے تو اُس کی بھی خیر نہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ ایک صاحب جنکا نام مسٹر ننڈہ ہے ایک شخص کو الموڑہ سے اپنے ساتھ لے گیا۔ داخل تو ہو گیا۔ مگر ایسی بدسلوکی کی کہ بمشکل جان بچی۔ لوگوں نے گھوڑے کی زین پر تیز کیلیں ٹھوک کر ان کو اُس کے اوپر بٹھا دیا۔ اور گھوڑے کو دوڑاتے پھرے۔ یہاں تک کہ صاحب لہولہان ہو گئے۔ پیچھے تو تبتیوں نے اُن کو مار ڈالنے کی تجویز کی لیکن پھر تکلیف دے کر اِس خیال سے چھوڑ دیا کہ جب یہاں سے جائیں گے تو اوروں کو یہاں آنے سے منع کرینگے۔ اور یہ صاحب زخمی حالت میں دھارچولا پہنچے۔ جہاں میتھوڈسٹ مشن کی طرف سے ڈاکٹر ولسن کام کرتے تھے۔ اُنہوں نے اُن کا علاج کیا۔

۱۱۔ رائے بہادر اے۔کے بھی چار برس تبت اور منگولیا میں رہے۔ اُنہوں نے بھی بہت تکلیفات اٹھائیں۔ اُنہوں نے کہا کہ مجھے ان تکلیفات میں کچھ تسلی نہ تھی۔ کیونکہ میں نے یہ مصائب دھرم کیلئے نہیں صرف دنیا کے لئے برداشت کیں۔ اُنہوں نے بتایا کہ ایک روز میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ شام کے وقت رات کے لئے جگہ کی تلاش میں پھر رہا تھا۔ اتنے میں ایک گڈریا نے بلا کر اپنے بھیڑ خانہ میں جگہ دی۔ ہم بہت خوش ہوئے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ ہم بڑے خطرہ میں ہیں جب اُس نے ہم کو کھانا دیا تو کھاتے ہوئے پلیٹ میں آدمی کے ہاتھ کی انگلیاں نکل پڑیں۔ معلوم ہوا کہ آدمی کا گوشت تھا۔ اب ہمارے ہوش اُڑ گئے۔ رات کو جب ہم سونے لگے تو اور بھی ہولناک کام ہوا۔ اُس تیل کا بڑا دیگ گرم کر کے ہمارے ایک ساتھی کو اُس میں ڈال دیا وہ بیچارہ فوراً مر گیا۔ اب تو ہم دونوں کے رہے سہے ہوش بھی جاتے رہے تھوڑی دیر کے بعد جب وہ ہمارے تیسرے ساتھی کی ٹانگ کھا کر سو گیا تو ہم دروازہ کی طرف بھاگے جہاں ایک بڑا بھاری پتھر رکھا تھا ہم نے بہت زور مارا۔ مگر ہٹا نہ سکے۔ اب مرتا کیا نہ کرتا۔ میرے ساتھی نے اُس آدم خور تبتی کو سوتے دیکھ کر اپنا لوہے کا دستانہ آگ میں خوب گرم کیا اور پکڑ اُس کی دونوں آنکھوں میں گھسیڑ دیا۔ اب وہ اندھا ہو کر شیر کی طرح گرجتا ہوا اٹھا اور ہم بھیڑوں کے بیچ جا چھپے اور جب وہ تبتی چونکہ دیو کی طرح قوی ہیکل تھا دروازہ پر گیا اور ایک ایک کر کے بھیڑوں کو نکالنے لگا اور خود پتھر ہٹا کر دروازہ پکڑ کھڑا رہا تاکہ ہم کو پکڑ لے۔ تب ہم بھیڑوں کے پاؤں کے نیچے لیٹ کر بمشکل باہر نکلے۔ اور خدا کا ہزار ہزار شکر کیا کہ اس دیو کے ہاتھ سے بچ نکلے۔ یہ تبت کی کیفیت ہے۔ اور جو وہاں جاتے ہیں سوائے خاص سوداگروں کے ان سب پر اسی طرح کی مصیبتیں آتی ہیں۔ خدا ان لوگوں پر رحم کرے۔ صاحبان کیا آپ ان تبتی لوگوں کے لئے دعا نہ کرینگے؟ کہ خدا جلد ان کو راہ راست پر لاوے اور تبت کا راستہ پورے طور سے انجیل کی بشارت کے لئے کھولدیوے۔ تاکہ یہ لوگ بھی خداوند کو قبول کر کے جنتی لوگوں کی طرح آفتاب صداقت کی روشنی میں چلیں اور تاریکی کے کاموں کو ترک کر دیں۔ آمین

(باقی داشتہ) فقیر حقیر سندر سنگھ۔

مسئلہ تثلیث

پر

مخالفین کے اعتراضات اور اُنکے جوابات

اعتراض (۱) اگر تثلیث کے احاد واجب بالذات ہیں تو تینوں وجوب میں شریک ہوں گے اور ہر ایک اُن میں کا کسی وجہ کے ساتھ ممتاز بھی ہوگا۔ چونکہ مابہ الاشتراک غیر مابہ الامتیاز ہے۔ اس لئے ہر واجب کا دو قیدوں سے مرکب ہونا لازم آئیگا اور مرکب ضرور حادث ہوتا ہے۔ کیونکہ مرکب محتاج اجزاء کا ہوتا ہے اور جو محتاج لغیرہ ہو وہ قدیم

نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ یہ ایراد کچھ تو مسئلہ تثلیث فی التوحید سے ناواقف ہونے کی وجہ سے وارد کیا گیا ہے اور کچھ حقایق اشیاء کے نہ جانتے یعنی اعیان و اعراض اور موجودات خارجی و اعتبارات عقلی میں فرق نہ کرنے کی وجہ سے۔ تثلیث فی التوحید سے ناواقفی اس سے ظاہر ہے کہ اس میں اجاد فرض کئے گئے ہیں۔ حالانکہ صحیح مسیحی عقیدہ میں تثلیث فی التوحید سے ذات واحد واجب تعالےٰ میں تین اقانیم مراد ہیں۔ نہ کہ تعدد و تکثر ابعاد یا تین ذوات میں مشارکت و مماثلت۔ کثرت مطلق اس عقیدہ کا صحیح مفہوم نہیں۔ بلکہ کثرت فی الوحدت اور یہ وحدت وحدت ذاتی ہے۔ وحدت نوعی یا وحدت جنسی نہیں۔ اس لئے وجوب اقانیم عین وجوب ذات ہے۔ نہ کہ اس کا ماسوائے۔ پس جب تعدد واجبات ہی نہیں۔ تو شرکت فی الوجوب کیسی؟ اور تعین ما بہ الامتیاز کس لئے؟ دگر صحیح مسیحی عقیدہ کے خلاف اگر تثلیث فی التوحید سے تین واجب الوجود ہی فرض کرلئے جائیں تو بھی معترض کی پیش کردہ دلیل ان میں ترکیب ثابت کرنے سے عاجز ہے۔ وجہ عجز یہ ہے کہ معترض نے جو متعدد واجبات کے وجوب کو جزو مشترک قرار دیا (عام اس سے کہ وہ جزو ذہنی ہو یا خارجی یا تحلیلی) یہ اس کی سخت بھول ہے۔ حکیم افلاطون الضاف و عقل کو دو نحے کہکر اور نحے سے جو ہر مراد لے کے وجود مجردات ثابت کیا کرتا تھا۔ اور جواہر و اعراض میں کچھ امتیاز نہ کرتا تھا بعینہ اسی اعتراض میں بھی معترض نے وجوب کی (جو کہ اعتبار عقلی ہے) صرف اس بناء پر کہ وہ بھی نحے من الاشیاء ہے۔ نحے ثابت فی الخارج میں تقیید کی۔ اور اسی لئے انتاج میں غلطی واقع ہوئی۔ اگر بزعم معترض وجوب کو خارج میں فرض کرلیا جاوے تو بالضرورت یا تو وہ واجب ہوگا یا ممکن۔ کیونکہ ہر ایسا امر جو موجود فی الخارج ہے انہی دو قسموں میں منحصر ہے۔ سو اگر واجب ہوگا تو اس کے لئے ایک اور وجوب کی ضرورت ہوگی جو موجود فی الخارج ہوگا۔ اور اس میں پھر وہی کلام ہوگا۔ اسی طرح پھر یہ سلسلہ بے نہایت ہوگا۔ حتیٰ کہ تسلسل لازم آئیگا۔ اور اگر ممکن ہوگا تو اس کا زوال جائز ہوگا جس سے وجوب کا واجب سے زائل ہوجانا لازم آئیگا۔ اور خلاف فرض واجب ممکن ثابت ہوگا۔ پھر اگر وجوب کا وجود خارج میں ثابت مانا جائے تو امکان اور امتناع بھی خارج میں موجود ہوں گے۔ حالانکہ ممتنع کا موجود فی الخارج ہونا محال ہے۔ اسی طرح پر اگر ایک امر اعتباری یعنی وجوب میں جزو ہونے کی قابلیت ہوگی تو دوسرے امر اعتباری یعنی امتناع میں بھی ضرور یہ قابلیت ہوگی پس محال لازم آیا اور یہ محال وجوب کو جزو فرض کرلینے سے لازم آیا اور جس سے محال لازم آوے وہ محال ہے۔

اسی طرح یہ معترض کو متعدد واجبات میں ما بہ الامتیاز کے جزو قرار دینے میں بھی مغالطہ واقع ہوا کیونکہ نحے متجزو و مترکب کے لئے یہی کوئی تحلیلی و خارجی جزو نہیں۔ بلکہ جزو ذہنی ہی معین و مخصص ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ بسائط میں اور بالخصوص واجبات میں ما بہ الامتیاز سے ترکیب لازم آتی ہے تو ایسا ہی بسائط کو بھی ترکیب لازم آئیگا وجہ ملازمت یہ کہ بسائط میں بھی ما بہ الاشتراک و ما بہ الامتیاز موجود ہوگی۔ کیونکہ اُن میں بھی بسیط ہونے کی وجہ سے شرکت پائی جائے گی۔ اور متعدد ہونے کی جہت سے امتیاز پایا جائیگا۔ پس ہر بسیط کا دو قیدوں سے مرکب ہونا لازم آئیگا۔ اور یہ خلاف مفروض ہے سو یہ اعتراض تثلیث فی التوحید پر نہیں بلکہ کثرت واجبات پر کیا گیا ہے۔ لیکن جیسا کہ مدلل ہوچکا۔ اس دلیل سے تعدد واجبات کا بھی بطلان نتیج نہیں ہوسکتا۔ بلکہ برعکس اس کے اگر یہ دلیل صحیح فرض کرلی جاوے گی تو متعدد واجبات تو درکنار۔ ایک ہستی واجب لذاتہ بھی مرکب ثابت ہوگی۔ کیونکہ وجود میں ممکنات کے ساتھ واجب الوجود بھی شریک ہے۔ اور چونکہ واجب الوجود ✱ ثابت ہے۔ اور پھر وہ ممکنات سے بوجہ وجوب ممتاز بھی ہے۔ تو ما بہ الاشتراک (یعنی وجود) اور ما بہ الامتیاز (یعنی وجوب) دو قیدوں سے ترکیب لازم آئیگا (عبدالحق)

✱ [illegible]

غزل

(از ثاقب - لودھیانوی)

میں حاجتمند ہوں یارب تو ہے حاجت روا میرا
گرفتار بلا ہوں میں تو ہے مشکل کشا میرا

نہیں تجھ بن کوئی دونوں جہاں میں آسرا میرا
سہارا ہے تو ہی اے خالق ہر دو سرا میرا

قضا کی دام یہ تاریکی میں جدھر چلونگا میں
ضیائے نور مسیح راہ میں ہوگا دیا میرا

ترے ہی ذکر سے ہے تزکیہ نفس آمارہ
ترے ہی نام اقدس سے ہو دل ہر دم صفا میرا

دعا ہے مجھ سے عاصی کو وہ عرفان تجلی دے
رہے ایمان یارب تا قیامت بے ریا میرا

عطا کر اے مسیح اب مجھ کو تو وہ تاب گویائی
کہ تیری مدح میں ہر شعر ہو معجزہ نما میرا

حریم درگہ مسیح بنا سکتا ہے مری تاب
مخالف ہو کے اک عالم کریگا کیا بھلا میرا۔



۴۴ کوئی خارجی جزو ما بہ الامتیاز ہو۔ اور اگر متعدد واجبات میں

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ نجاری۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے۔ شرح خرچ معہ فیس طالب علم ماہوار اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں تو فی کس ہوں علاوہ محصول اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں چین رکشا گروز گول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت لعہ سے ا صہ روز گول لعہ۔ تمام مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک نہایت عمدہ حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ علاوہ بریں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں جو مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول
بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

باع حل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسماعیل صاحب

چندہ سالانہ ۱؎ اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲؍ ہوگا۔ المشتہر پادری ایم وہیری ڈی ڈی منیجر لودھیانہ پنجاب

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو و پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو۔ منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی۔

یہ رسالہ ماہوار کلیسیا کی پہلی ادبی، تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں۔ کرسچن اینڈ یو کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ ۔ تنخواہ خریداران ۱۲ روپے سے کم تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱؎
ہندوستان و پنجاب سے معہ " ۱؎
غیر ممالک سے معہ " ۱؎ ۱۳؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	امہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر بار دو آنہ ہے کم کسی اشتہار کے ۸؍ سے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

تمام ضروریات زندگی

کابل کشمیر کی میوہ جات اور دیگر ادویات پنساری کی مفرد و مرکب زعفران کستوری۔ مربہ جات۔ شہد عطر تیل صابن گچھیاں ہینگ۔ ناپڑ وڑیاں سامان سوداگری۔ منیاری سامان سٹیشنری سامان ستورات زیورات ہار جات اسباب بوٹ گرگابی وغیرہ تیار ہی کلاہ لنگی سامان تھیلیات متعلقہ ورزش ترکمان۔ زرگران موچی۔ حجام وغیرہ۔

بھگونس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش پھوڑے پھنسی آتشک ناسور گنٹھیا بدن کے سفید و سیاہ داغ اور دیگر جلدی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے قیمت فی بوتل (عہ) فہرست مفصل اشیاء درخواست پر مفت مل سکتی ہے۔

نوٹ۔ مفصلہ ذیل شہروں کے ہمارے ایجنٹوں سے خرید سکتے ہیں جہلم کرتار پور نوشہرہ ایبٹ آباد حضرو حسن ابدال کیمبلپور گوجرانوالہ جہلم گجرات بھیرہ لائلپور جھنگ خانقاہ ڈوگراں وزیرآباد جموں سیالکوٹ جھنگ گھیانہ لبار چھاؤنی ملتان وغیرہ۔

المشتہر۔ بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ضرورت

ضرورت ہے۔ جہاریوال کارخانہ کے ہسپتال کیواسطے (۱) ایک مسیحی پاس شدہ سب اسسٹنٹ سرجن (۲) تین مسیحی کمپونڈر (اگر ڈریسنگ بھی جانتے ہوں تو بہتر) (۳) ایک ڈریسر (مسیحی) (۴) دو مسیحی وارڈ کلی۔ نیز دو مسیحی عورتیں گھر میں کھانا پکانے کیواسطے درکار ہیں درخواستیں معہ اسناد جلد ذیل کے پتہ پر روانہ کرنی چاہئیں۔ ڈاکٹر ای ایس اسکاٹ میڈیکل آفس۔ کارخانہ دہاریوال پنجاب

ضرورت

ضرورت ہے۔ دو عیسائی جو ہوشیار کارپنٹر ہوں خاصکر فرنیچر کا کام بخوبی جانتے ہوں انکو ۲۶ روپے درجہ اول کو ۳۰ دیئے جائینگے اور کوارٹر مفت۔ ترقی اُن کے کام پر ہوگی۔ درخواستیں معہ سرٹیفکیٹ اس پتہ پر آویں۔ مستری الیشور سہائے چرچ مشن کمپونڈ

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائیل بادر چھپا